ترجمہ: جناب مولانا محمد عبدالہادی العمری

توبہ مؤمن کی پہچان

خطبہ جمعہ: فضیلۃ الشیخ ڈاکٹر عبدالرحمن السدیس حفظہ اللہ

حمد وصلوٰۃ کے بعد برادران اسلام! اللہ سے ڈرو، اس کی بارگاہ میں توبہ کرو اور اس کی مغفرت طلب کرتے رہو، اور جان لو کہ نفس کی برائیوں میں سے ایک غفلت اور بے پرواہی ہے۔ جب دل سخت ہو جاتا ہے تو انسان گناہ پر گناہ کرنے کے باوجود اسے احساس تک نہیں ہوتا اور ضمیر میں خلش تک نہیں ہوتی، اس سے نکلنے کا ایک طریقہ ترک معاصی ہے کیونکہ جب آدمی گناہ کرنے لگتا ہے تو اس کے دل پر زنگ اور ضمیر پر پردہ چھا جاتا ہے وہ جس قدر گناہوں میں ملوث ہوگا اس کا ضمیر اتنا ہی بے حس اور مردہ ہوتا جائے گا۔ اس سے نجات کا بہترین طریقہ ترک معاصی ہے اور توبہ کی اساس بھی یہی ترک معاصی ہے یوں تو گناہ ہر انسان سے سرزد ہوتا ہے مگر عقلمند آدمی وہ ہے جو گناہ کے بعد توبہ کر کے اللہ کی طرف رجوع کرے اور توبہ واستغفار یہ ایک حصار اور قلعہ ہے انسان اور گناہوں کے درمیان۔ افراد اور معاشرہ میں پائی جانے والی نافرمانیاں ہی ان کی تباہی کی بڑی وجہ ہوتی ہیں، کیونکہ عموماً آزمائش اور مصیبت گناہ کے سبب آتی ہے جیسے کہ فرمان باری تعالیٰ ہے:

﴿وما أصابكم من مصيبة فبما كسبت أيديكم ويعفو عن كثير﴾

[الشوریٰ: ۳۰] ”جو مصیبت تمہیں پہنچتی ہے یہ تمہارے ہی کرتوت کا نتیجہ ہے جبکہ اللہ تعالیٰ بہت سی غلطیوں کو معاف کر دیتا ہے۔“

اس لئے مسلمان کو چاہیے کہ وہ اپنے نفس کی اصلاح کی ہر دم فکر کرے، اپنے اور گھر والوں کی یومیہ زندگی میں پائی جانے والی برائیوں اور کوتاہیوں کو نیکیوں اور اچھائیوں سے بدلنے کی کوشش کرے، نافرمانی کو ترک کر کے اطاعت گزاری کی راہ اختیار کرے، سستی اور غفلت کو چھوڑ کر توبہ اور تعلق باللہ کی کوشش کرے، یہ افراد اور معاشرہ کی اصلاح کیلئے ضروری اصول ہے۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

''بے شک اللہ تعالیٰ کسی قوم کی حالت اس وقت تک نہیں بدلتا جب تک کہ خود وہ اپنی حالت نہ بدل لے۔'' [سورۃ الرعد:۱۱]

آدمی کو نہیں معلوم کہ کب اس کا پروانہ اجل آجائے، کب اسے موت دبوچ لے، اس لئے اسے توبہ اور اصلاح کی طرف توجہ دینی چاہیے تاکہ آخرت کی حسرت اور پچھتاوے سے وہ محفوظ رہے۔ توبہ ہر انسان کی ایک لازمی ضرورت ہے کیونکہ کوئی شخص بھی یہ دعویٰ نہیں کر سکتا کہ اس کی زندگی کسی معصیت، غلطی اور لغزش سے داغدار نہیں، یہ انسانی تقاضا کے خلاف ہے، لہٰذا توبہ ہر انسان کی ضرورت ہے اور رب العالمین کو وہی بندہ محبوب ہے، جو توبہ کے ذریعہ اس کی طرف رجوع کرتا ہے:

﴿وتوبوا الى الله جميعًا أيها المؤمنون لعلكم تفلحون﴾ [النور:۳۱]

''تم سب اللہ کی بارگاہ میں توبہ کرو اے مومنو! تاکہ تم فلاح پاسکو۔''

قرآن نے ان لوگوں کو جو توبہ نہیں کرتے ظلم اور جہالت سے تعبیر کیا ہے: ''اور جو توبہ نہیں کرتے وہ یقیناً ظالم ہیں۔'' [سورۃ الحجرات:۱۱]

اللہ تعالیٰ نے اہل ایمان کو ایمان کا واسطہ دیتے ہوئے توبہ کا حکم دیا تاکہ وہ گناہوں سے آلودہ زندگی کو پاک وصاف کر سکیں اور جنت میں داخل ہونے کے مستحق بن سکیں، ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿يا أيها الذين آمنوا توبوا الى الله توبةً نصوحاً عسىٰ ربكم أن يكفر عنكم سيئاتكم ويدخلكم جنات تجرى من تحتها الأنهار﴾ [التحریم:۸] ''اے ایمان والو! تم اپنے رب کی بارگاہ میں خالص توبہ کرو، قریب ہے کہ تمہارا رب تمہارے گناہوں کو معاف کردے اور تمہیں ایسی جنتوں میں داخل کرے جس کے نیچے نہریں بہتی ہوں گی۔''

خالص توبہ یعنی ''توبۃ النصوح'' کب اور کیسے ہوتی ہے؟ حضرت عمر بن خطابؓ اور حضرت ابی بن کعبؓ نے فرمایا: ''توبۃ النصوح یہ ہے کہ انسان گناہوں کو چھوڑ کر دوبارہ ان کا مرتکب نہ ہو، ایسے چھوڑ دے جیسے دودھ دوہنے کے بعد واپس تھن میں نہیں جاسکتا۔'' [از تفسیر طبری ۱۲/ ۱۵۸، مدارج السالکین ابن قیم ۱/ ۳۰۹]

حضرت حسن بصریؒ نے فرمایا: ''اس کیلئے ضروری ہے کہ بندہ جو کچھ غلطی کرے اس پر نادم ہو اور آئندہ نہ کرنے کا عہد کرے۔'' [مدارج السالکین ۱/ ۳۰۹] اور حضرت کلبیؒ نے کہا کہ ''توبہ کیلئے لازمی ہے کہ زبان سے

استغفار کرو، دل سے شرمندگی اور اعضاء بدن سے دوبارہ وہ حرکت نہ کرو۔" [مدارج السالکین ۱/ ۳۰۹] حضرت محمد بن کعبؒ نے فرمایا: "توبہ میں چار باتوں کا پایا جانا ضروری ہے۔ زبان سے استغفار، معصیت سے جسم کو دور رکھے، دل میں پختہ ارادہ کہ دوبارہ وہ کام نہیں کرے گا اور برے لوگوں کی صحبت سے پرہیز کرے گا۔" امام ابن کثیرؒ نے سورۂ تحریم کی آیت کی تشریح کرتے ہوئے فرمایا کہ "توبۃ النصوح ایسی پختہ توبہ کہ سرزد ہونے والی غلطی کو مٹادے، توبہ کرنے والے شخص کی تسلی اور دلجمعی ہو اور دوبارہ آدمی کو اس راستہ سے روک دے۔" [تفسیر ابن کثیر ۸/ ۱۶۸] علامہ ابن قیمؒ نے فرمایا: "توبۃ النصوح میں تین باتوں کا پایا جانا ضروری ہے، ترک معاصی یعنی تمام گناہوں کو چھوڑنا، دوبارہ نہ کرنے کا عزم، گناہوں کی طرف لے جانے والے راستوں سے اجتناب۔" [مدارج السالکین ۱/ ۳۱۰]

اہل علم نے توبہ کی جو تعریف کی ہے اس سے یہ واضح ہو جاتا ہے کہ توبہ عزم وارادہ، شعور اور سنجیدگی کے ذریعہ ہوتی ہے، توبہ چند الفاظ کا زبان سے دہرانا نہیں کہ ایک طرف زبان سے کچھ کلمات کہے جا رہے ہیں اور دوسری معصیت کے سارے کام جاری ہیں، بلکہ توبہ کرنے والے کیلئے لازمی ہے کہ گناہوں کی طرف لے جانے والے راستوں سے بھی پرہیز کرے۔

بھائیو! توبہ میں عجلت ضروری ہے، کیونکہ قرآن مجید اور سنت میں اس کی تاکید کی گئی ہے، توبہ کے بغیر انسان اپنے رب کی رحمتوں سے دور رہتا ہے، اسے فوری رب کی طرف رجوع کرنا چاہیے۔ چاہے گناہوں کا تعلق حقوق اللہ سے ہو یا حقوق العباد سے، اگر ان گناہوں کا تعلق عبادت میں کوتاہی کے ساتھ ہو تو اس کی تلافی کرے اور اگر لوگوں کے ساتھ ہو جیسے کسی کی غیبت کی تو اس کے ساتھ معاملہ طے کرے۔ یا کسی کے مال کو ہڑپ کر گیا ہو تو مال حقدار کو لوٹائے۔ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: "جس شخص نے بھی اپنے کسی بھائی کے ساتھ زیادتی کی ہو یا مال یا عزت کے مسئلہ میں تو موت سے پہلے اس کے ساتھ معافی طلب کرے یا اس کا حق ادا کردے، ورنہ قیامت کے دن اس کا حق دینا ہوگا جہاں نہ درہم ہوں گے نہ دینار، البتہ اگر اس کی نیکیاں ہوں گی تو وہ لے کر اس کے کھاتہ میں ڈالی جائیں گی۔" [صحیح بخاری: ۲۴۴۹، ۶۵۳۴] [طبرانی مسند شامیین ۱۳۲۶، بروایت حضرت ابو ہریرہؓ]

عزیز بھائیو! اللہ تعالیٰ کی یہ کرم فرمائی ہے کہ اس نے توبہ کا دروازہ کھول رکھا ہے گنہگاروں اور خطا کاروں کیلئے، جنہوں نے معاصی سے اپنے نامہ اعمال کو سیاہ کیا وہ رب العالمین کے اس دروازے کو کھٹکھٹا سکتے ہیں، یہاں بڑے سے بڑا گناہ بھی معاف ہو سکتا ہے حتیٰ کہ ایک کافر بھی اگر اس در پر دستک دے تو اس کیلئے بھی معافی کا اعلان عام ہے:

﴿قل للذين کفروا ان ینتھوا یغفر لھم ما قد سلف وان یعودوا فقد مضت سنة الأولین﴾[الانفال:۳۸] ''کہہ دیجئے ان لوگوں سے جنہوں نے کفر کیا اور اگر وہ اپنے کام سے باز آجائیں تو جو کچھ انہوں نے کیا اس کو معاف کر دیا جائے گا۔''

اللہ تعالیٰ مختلف کبیرہ گناہوں کا ذکر کرنے کے بعد جیسے شرک، قتل، زنا وغیرہ تو فرمایا:

﴿الا من تاب وآمن وعمل عملاً صالحاً فأولئک یبدل اللہ سیئاتھم حسنات وکان اللہ غفوراً رحیماً﴾[فرقان:۷۰] ''مگر جس نے توبہ کی، ایمان لایا اور اعمال صالحہ کیے تو اللہ تعالیٰ ان کے گناہوں کو نیکیوں سے بدل دے گا اور اللہ تعالیٰ نہایت معاف کرنے والا اور مہربان ہے۔''

توبہ کے باب میں اتنی وسعت ہے کہ اللہ عزوجل تثلیث کے پرستاروں کو بھی جنہوں نے اللہ کی توحید کو تثلیث سے بگاڑنے کی کوشش کی، ان کے لئے بھی توبہ کا اعلان کیا: ''کیا وہ اللہ کی جناب میں توبہ نہیں کریں گے اور اس سے استغفار نہیں کریں گے، اللہ تعالیٰ غفور اور رحیم ہے۔''[المائدہ:۷۴]

اللہ اکبر! کیا ہی عظمتوں والا رب ہے اور اس کے عنایات کی بارش کس کس پر ہو رہی ہے، فرمایا:

﴿وانی لغفار لمن تاب وآمن وعمل صالحاً ثم اھتدی﴾[طٰہٰ:۸۲] ''بے شک میں بہت زیادہ معاف کرنے والا ہوں اس کیلئے جو توبہ کرے، ایمان لائے اور اعمال صالحہ کرے پھر ہدایت کے راستہ پر قائم رہے۔''

اور مزید فرمایا: ''وہ لوگ جنہوں نے کوئی برائی کی یا اپنے آپ پر ظلم کیا پھر اللہ کو انہوں نے یاد کیا اور اپنے گناہوں کی مغفرت طلب کی پھر کون ہے اللہ کے سوا جو ان کے گناہوں کو معاف کر دے انہوں نے جان کر اپنی غلطیوں پر اصرار نہ کیا، یہ وہ لوگ ہیں جن کا بدلہ مغفرت ہے ان کے رب کی طرف سے اور ایسے باغات جن کے نیچے نہریں بہتی ہوں گی جن میں وہ ہمیشہ رہیں گے، عمل کرنے والوں کیلئے کیا ہی بہترین بدلہ ہے۔[سورۃ آل عمران:۱۳۵۔۱۳۶] اور مزید فرمایا:

﴿ومن یعمل سوءاً أو یظلم نفسه ثم یستغفر اللہ یجد اللہ غفوراً رحیماً﴾

[النساء:۱۱۰] ''جو کوئی گناہ کرے یا اپنے آپ پر ظلم کرے پھر اللہ سے مغفرت طلب کرے تو

وہ پائے گا اللہ تعالیٰ کو غفور اور رحیم۔"

کیسی خوشخبری ہے توبہ کرنے والوں کیلئے، بشارت ہے مغفرت طلب کرنے والوں کیلئے کہ انسان غلطی کرے اور معافی مل جائے۔ اس سے گناہ سرزد ہو اور اس کی توبہ قبول کر لی جائے، توبہ و استغفار کیلئے اس نے کسی مخصوص وقت اور گھڑی کی شرط نہیں رکھی بلکہ اس کی عطاء دن رات جاری ہے، حدیث صحیح میں ارشاد گرامی ہے: اللہ عزوجل اپنے ہاتھ رات میں پھیلا دیتا ہے ان لوگوں کیلئے جو دن میں گناہ کرتے ہیں اور دن میں پھیلاتا ہے ان لوگوں کیلئے جو رات میں گناہ کرتے ہیں تا کہ ان کی مغفرت کر دی جائے۔ یہ سلسلہ سورج کے مغرب سے طلوع ہونے تک جاری رہے گا۔ [صحیح مسلم: ۲۷۵۹]

ہر رات جب آخری تہائی حصہ باقی رہتا ہے تو رب تعالیٰ آسمان دنیا پر نزول فرماتا ہے اور منادی کی جاتی ہے کہ ہے کوئی مغفرت طلب کرنے والا کہ اس کی مغفرت کر دی جائے، یا کوئی توبہ کرنے والا ہے جس کی توبہ قبول کی جائے۔ [مسند احمد ۲/۴۳۳، صحیح بخاری ۱۱۴۵، صحیح مسلم: ۴۵۸، بروایت حضرت ابو ہریرہؓ]

جب ایک گنہگار توبہ کرکے بارگاہ الٰہی میں ندامت کے آنسو بہاتے ہوئے پیش ہوتا ہے تو اللہ کو اپنے بھٹکے ہوئے بندہ کی راہ حق پر واپسی سے اتنی زیادہ خوشی ہوتی ہے جس کو ایک مثال کے ذریعہ واضح کیا گیا کہ ایک شخص صحرائی سفر پر ایک سواری کے ساتھ روانہ ہوا، اس پر زادراہ اور سارا سامان لدا ہوا تھا، اتفاق سے وہ سواری گم ہوگئی، ایسی حالت میں جو پریشانی اس مسافر کو ہوسکتی ہے کہ جسے اپنی موت کا یقین ہو چلا کہ اس کی سواری، اشیاء خورد ونوش اس لق و دق صحراء میں سب کچھ ضائع ہو چکا، پھر اچانک اس کے سامنے اس کی سواری تھی اس غم و پریشانی اور بے بسی اور یاس کے عالم میں جب اس کی نظر اپنی سواری اور ساز وسامان پر پڑی تو وہ فرط مسرت سے جھوم اٹھا............ [صحیح بخاری: ۶۳۰۹، صحیح مسلم: ۲۷۴۷]

جب کوئی راہ راست سے بھٹکا ہوا توبہ کر کے اللہ کی طرف رجوع کرتا ہے تو اللہ کو اس آدمی سے زیادہ خوشی ہوتی ہے۔

لوگو! اپنے گناہوں کی شدت اور معصیت کے حجم کو نہ دیکھو، بلکہ رب العالمین کے کرم کی وسعت کو دیکھو، اگر کوئی یہ سمجھے کہ میرے گناہوں کی کثرت شاید بارگاہ رب سے مجھے دھتکار دے تو گویا اس نے اللہ کی عظمت کو نہیں سمجھا، اگر بنو اسرائیل کے ایک قاتل کو جس نے ننانوے لوگوں کو قتل کیا پھر مایوسی اور بے بسی کے عالم میں مزید ایک

قتل کر کے پورے سو کر دیئے، لیکن اس سو انسانوں کے قاتل کو بھی جب اس نے سچی توبہ کی تو اللہ تعالیٰ نے معاف فرما دیا۔[صحیح بخاری: ۳۴۷۰، صحیح مسلم: ۲۷۶۶، بروایت حضرت ابوسعیدؓ]

لیکن اس کا کوئی غلط مطلب نہ نکالے کہ گناہ پر گناہ کیے جاؤ، برائی پر برائی کرتے رہو، کیونکہ اللہ تو معاف کرنے والا ہے یہ قطعاً غلط ہوگا، کیونکہ کوئی نہیں جانتا کہ آنے والی صبح اس کیلئے کیا پیغام لے کر نمودار ہوگی بلکہ زندگی کا ایک لمحہ جب گزرتا ہے تو اس کے بعد کے لمحات کی خبر نہیں۔ لہٰذا ترک معاصی اور توبہ میں عجلت یہ مومن کی پہچان ہے، توبہ میں تاخیر بجائے خود ایک غلطی ہے، پھر آنے والے لمحات سے بے خبری اس پر مزید پچھتاوا اور ندامت، فرمان ربانی ہے: ''اللہ تعالیٰ صرف ان ہی لوگوں کی توبہ قبول فرماتا ہے جو بوجہ نادانی کوئی برائی کر گزریں پھر جلد اس سے باز آ جائیں اور توبہ کرلیں تو اللہ بھی ان کی توبہ قبول کرتا ہے، وہ بڑے علم والا اور حکمت والا ہے۔ ان کی توبہ قبول نہیں فرماتا جو برائیاں کرتے چلے جائیں یہاں تک کہ ان میں کسی کی موت کا وقت آ جائے تو کہنے لگے کہ میں نے توبہ کی، ان کی توبہ بھی قبول نہیں جو کفر پر مر جائیں، یہی لوگ ہیں جن کیلئے المناک عذاب تیار کر رکھا ہے۔'' [سورۃ النساء: ۱۷۔۱۸]

بھائیو! کب تک اس غفلت، خود فراموشی اور دین بیزاری میں ہم ڈوبے رہیں گے، کیا ایمان والوں کیلئے ابھی وقت نہیں آیا کہ ان کے دل ذکر الٰہی سے نرم پڑیں؟[سورۃ الحدید: ۱۶]

لہٰذا راہ توحید سے بھٹکے ہوئے کو راہ راست پر آ جانا چاہیے، غافل لوگوں کو بیدار ہونا چاہیے، صلوٰۃ اور زکوٰۃ کا اہتمام کریں، شرک کی آلودگی سے اپنے آپ کو بچائیں، اخلاقی برائیوں سے پرہیز کریں، منشیات کو حرام سمجھیں، یومیہ زندگی کو لغویات سے بچائیں، موت سے پہلے توبہ کی فکر کریں، جب وقت موعود آئے گا ہمیں مٹی کے ڈھیر میں دبا دیا جائے گا۔ دوست احباب، رشتہ داریاں اور دنیا کی عشرت سامانیاں، قبر کی کوٹھڑی میں کام نہیں آئیں گے، وہاں صرف اعمال صالحہ کا ہی سہارا ہوگا۔ غور کرو فرمان الٰہی پر'' کہہ دیجئے کہ اے میرے بندو! جنہوں نے اپنی جانوں پر زیادتی کی، تم اللہ کی رحمت سے مایوس نہ ہو جاؤ، یقیناً اللہ تمہارے سارے گناہوں کو بخش دے گا، واقعی وہ بڑا بخشنے والا اور مہربان ہے۔ تم سب اپنے رب کی طرف رجوع کرو اور اس کی فرمانبرداری کرو قبل اس کے کہ تمہارے پاس عذاب آ جائے پھر تمہاری مدد نہ کی جائے اور پیروی کرو اس بہترین چیز کی جو تمہارے رب کی طرف سے نازل کی گئی ہے، اس سے پہلے کہ تم پر اچانک عذاب آ جائے اور تمہیں اطلاع بھی نہ ہو، ایسا نہ ہو کہ کوئی شخص

کہے کہ ہائے افسوس اس بات پر کہ میں نے اللہ کے حق میں کوتاہی کی بلکہ میں مذاق اڑانے والوں میں تھا۔[سورۃ الزمر:۵۳۔۵۵] اللہ ہمیں خالص توبہ کی توفیق عطا فرمائے، ہمیں غفلت اور معاصی سے دور رہنے کی ہمت دے اور ہم سب کی مغفرت فرمائے۔

خطبہ ثانیہ

لوگو! اللہ کا تقویٰ اختیار کرو، اس کی مغفرت طلب کرو، اس کی جناب میں توبہ کرو اور گناہ صغیرہ سے بھی بچو کیونکہ یہی کبائر کی طرف لے جاتے ہیں اور یہی صغیرہ گناہ انسان کو کھوکھلا کر ڈالتے ہیں جیسے کہ رسول اکرم ﷺ نے وضاحت فرمائی ہے۔[طیالسی:۴۰۰، مسند احمد ۱/۳۔۴۰۲، بروایت حضرت عبداللہ بن مسعودؓ]

بھائیو! ہمیں رسول اکرم ﷺ کا اسوہ حسنہ اپنے پیش نظر رکھنا چاہیے کہ آپ کی شخصیت اتنی عظیم تھی کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کے اگلے پچھلے گناہوں کو معاف کر دیا تھا لیکن اس کے باوجود بھی ایک ایک مجلس میں سو سو بار استغفار کیا کرتے تھے اور آپؐ فرمایا کرتے کہ اے میرے رب! میری مغفرت فرمادے اور میری توبہ قبول کر، بے شک تو بہت زیادہ معاف کرنے والا اور نہایت مہربان ہے۔[الطیالسی:۲۰۵۰، مسند احمد ۲/۲۱، ابوداؤد ۱۵۱۶، ترمذی ۳۴۳۴، بروایت حضرت عبداللہ بن عمرؓ] اور خود آپؐ نے ارشاد فرمایا کہ بے شک میں اللہ کی مغفرت طلب کرتا ہوں اور توبہ کرتا ہوں ایک دن میں ستر مرتبہ سے زیادہ۔[صحیح بخاری:۶۳۰۷، بروایت حضرت ابوہریرہؓ]

اگر یہ مقام مصطفیٰ اور اسوۂ مجتبیٰ ﷺ ہے تو پھر ہم گنہگاروں اور خطاکاروں کو کتنی توبہ اور استغفار کی ضرورت ہے، ہمیں اپنے اعمال کا خود احتساب کرنا چاہیے، بارگاہ رب العزت میں عجز وانکساری سے رجوع کرنا چاہیے اور ترک معاصی کا عہد کرتے ہوئے اپنی زندگیوں کا ازسرنو جائزہ لینا چاہیے۔

برادران اسلام! ہم ابھی کچھ دنوں بعد عظمت وبرکت سے پر رمضان المبارک کا استقبال کرنے والے ہیں، اس ماہ مبارک میں قدم رکھنے سے پہلے ہمیں اپنے گناہوں کو چھوڑنے کا عزم کرنا چاہیے۔ حقوق اللہ اور حقوق العباد میں ہونے والی کمزوریوں اور کوتاہیوں کو دور کرنا چاہیے کیونکہ اس مبارک مہینہ کا استقبال کرنے کا یہی صحیح طریقہ ہے، لیکن ہمارے سوچنے سمجھنے کے پیمانے بدل چکے ہیں کہ ہم استقبال رمضان کیلئے بازاروں اور دوکانوں میں ہجوم کرنے لگتے ہیں۔ گویا رمضان کا مقصد کھانے پینے اور مرغوبات کی کثرت اور ریل پیل ہے۔ ورنہ حقیقت میں رمضان کا استقبال، توبہ واستغفار، طلب مغفرت ورضوان کے ذریعہ ہوتا ہے تاکہ اس مہینہ کی برکتوں سے ہم اپنی جھولیاں بھر سکیں۔